پیش لفظ

اشاریہ سازی اور اشاریہ ثقافت/ المعارف

اشاریہ سازی ایک مخصوص فن ہے۔ اُردو میں اس کی روایت بہت قدیم نہیں ہے۔ بیسویں صدی کے نصف آخر خصوصاً آخری دو تین عشروں میں اس کی طرف توجہ زیادہ مبذول ہوئی۔ ایک طرف تو جامعات میں، خصوصاً ''اُردو شعبوں'' میں ایم اے کے تحقیقی مقالات کی صورت میں اشاریہ سازی ہونے لگی۔ دوسری طرف تحقیق کا صحیح شعور رکھنے والے مصنّفین نے بھی اپنی کتابوں کے ساتھ اشاریہ شامل کرنا ضروری سمجھا— مگر کسی کتاب کا اشاریہ ایک دوسری نوعیت کی چیز ہے۔

اسی طرح مشاہیر علم و ادب کی تحقیقات و تخلیقات کی فہارس بھی تیار کی گئیں۔ مرزا غالب، مولانا ابوالکلام آزاد، سرسیّد احمد خاں، علامہ شبلی نعمانی، علامہ اقبال کی چھوٹی بڑی متعدد کتابیات پاکستان اور بھارت سے شائع ہوئیں۔ مقتدرہ قومی زبان نے بھی (بہ زمانہ صدر نشینی ڈاکٹر وحید قریشی) مشاہیر اَدبِ اُردو کے اشاریے کتابچوں کی شکل میں شائع کیے۔ یہ اپنی نوعیت کے انتہائی مفید اشاریے تھے۔ افسوس ہے کہ اس مفید سلسلے کو آگے نہیں بڑھایا جاسکا۔ مذکورہ اشاریوں کو تازہ تر (Up-date) کرنے کی ضرورت ہے، باقی ماندہ مشاہیر پر بھی کتابچے تیار کروانا چاہیے۔ فی الوقت ہم رسائل کی بات کرتے ہیں۔

علمی و اَدبی رسائل کی اشاریہ سازی قدرے مختلف جہت رکھتی ہے۔ رسائل کی اشاریہ سازی بیسویں صدی کے آخری عشروں میں شروع ہوئی۔ مختلف محققین نے (محققین اس لیے کہ اشاریہ سازی تحقیق ہی کا ایک عمل ہے) اِکا دُکا رسائل کے اشاریے مرتب کیے ہیں، چند ایک کتابی صورت میں چھپے اور بعض مضامین کی شکل میں رسالوں میں شائع ہوئے۔ گذشتہ دو ایک عشروں میں اس شعبے میں جس شخص نے سب سے زیادہ کام کیا وہ زیرِ نظر اشاریے کے مصنف ہیں یعنی محمد شاہد حنیف۔

ان سے میرا تعارف اُس وقت ہوا جب وہ تقریباً دس سال قبل، ماہنامہ ترجمان القرآن کا مکمل اشاریہ مرتب کرنے کے علاوہ میری کتاب جامعات میں اُردو تحقیق کی مشینی کتابت کر رہے تھے۔ مذکورہ کتاب (تحقیقی مقالات کی فہرست) کی کتابت بہت مشکل کام تھا مگر اُنھوں نے اسے بڑی مہارت سے انجام دیا۔ اُنھوں نے اس سے قبل بھی اور اس کے بعد بھی متعدد اشاریے مرتب کیے ہیں جن میں پاکستان اور بھارت کے تیس سے زائد علمی و اَدبی رسائل کے اشاریے شامل ہیں۔ ان میں ترجمان القرآن، الحق، القاسم،

الرحیم/الولی، علوم القرآن، محدث، برہان، فقہ اسلامی، حق چاریارؓ، پیغامِ آشنا، معاصر اور صحیفہ کے اشاریے قابلِ ذکر ہیں۔ مجھے ان میں سے بیشتر کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ تمام ہی اشاریے اپنی اپنی جگہ خوب ہیں، لیکن حال ہی میں مکمل ہونے والے ماہنامہ برہان دہلی کا اشاریہ اور ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور کا اشاریہ خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ برہان کا اشاریہ موضوع وار اور مصنف وار ہے اور اسی طرح ترجمان القرآن کا اشاریہ تین طریقوں سے مفصل تیار کیا گیا ہے یعنی تاریخ وار اشاریہ، مصنف وار اشاریہ اور موضوع وار اشاریہ۔ آخر الذکر اشاریہ شاہد حنیف کا سب سے بڑا کام ہے ایک تو اس لیے کہ پون صدی سے زائد (۸۲ سال) پر پھیلی ہوئی تحریروں کا اشاریہ ہے اور دوسرا یہ کہ اس کو اشاریہ ساز نے بڑی مہارت اور سلیقے کے ساتھ قلم بند کر دیا ہے، جس سے استفادہ آسان سے آسان تر ہو گیا ہے۔

شاہد حنیف نے اشاریہ سازی کو انفرادی جدت سے ہم کنار کیا ہے۔ اُن کی اشاریہ سازی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اشاریے کی ترتیب و تدوین کے ساتھ اس کی کتابت (جس کے لیے مخصوص مہارت درکار ہوتی ہے) بھی اس انداز سے کرتے ہیں کہ اس سے بہتر انداز میں کتابت کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اشاریہ سازی اور فنِ کتابت میں مہارت سے خوب نوازا ہے، دُعا ہے کہ ربّ العزت ان کو مزید ترقی سے نوازے۔ اپنے سالہا سال کے تجربے کے ساتھ اب وہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے رسالے ثقافت/المعارف کا اشاریہ سامنے لائے ہیں۔

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، پاکستان کا ایک اہم علمی اور تحقیقی ادارہ ہے۔ جس نے علومِ اسلامیہ (یعنی قرآن و حدیث، فقہ) تاریخ، تہذیب، ثقافت، فلسفہ، اَدب اور علومِ عمرانی سے متعلقہ سیکڑوں کتابیں شائع کی ہیں۔ اس ادارے کا زاویۂ علم و تحقیق ہمارے روایتی نقطۂ نظر سے قدرے مختلف رہا ہے۔ ادارے نے ۱۹۵۵ء سے اپنا علمی مجلّہ بھی شائع کرنا شروع کر دیا تھا جس کا نام ثقافت تھا لیکن جنوری ۱۹۶۸ء سے بوجوہ اس کا نام المعارف رکھ دیا گیا۔ تاحال یہ اسی نام سے شائع ہو رہا ہے اور برصغیر میں اُردو کے وقیع مجلوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس مجلّے کے تقریباً ساٹھ برسوں کا موضوعاتی اور مصنف وار اشاریہ شاہد حنیف صاحب کا تازہ ترین کارنامہ ہے۔ فاضل مرتب نے اشاریہ مجلّہ ثقافت/المعارف کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بہترین انداز میں مرتب کیا ہے جس کا اندازہ اس کی فہرستِ موضوعات سے ہوتا ہے۔ شاہد حنیف نے مضامین کو بڑی خوبی سے مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کیا ہے اور پھر بڑے عنوانات کے تحت چھوٹے عنوانات اور کہیں کہیں ان چھوٹے عنوانات کے تحت بھی مضامین کو ضمنی عنوانات کے تحت مرتب کیا ہے۔ اس ''تقسیم در تقسیم'' کے عمل سے قاری کے لیے اپنے مطلوبہ حوالے تلاش کرنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ مثلاً آپ ''رویتِ ہلال'' یا ''کشمیر'' یا ''خاندانی منصوبہ بندی'' یا ''جہاد'' یا کسی اور موضوع پر کچھ حوالے چاہتے ہیں تو یہ اشاریہ فی الفور آپ کی راہ نمائی کرتا ہے۔

پہلا حصہ موضوع وار اشاریے کو محیط ہے۔ دوسرے حصے میں ہر ہر مصنف کے وہ تمام مضامین یا نظمیں یا تبصرے یکجا کیے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً ادارے کے رسالے میں شائع ہوتے رہے ہیں، اس طرح اس اشاریے میں کسی بھی موضوع یا کسی بھی مصنف کی تخلیقات و نگارشات سے بآسانی استفادے کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ اشاریے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مرتب نے فقط رسائل کی فہرست دیکھنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بالفعل ہر مضمون کو دیکھ کر بعض مبہم عنوانات کی وضاحت قلابین میں کردی ہے۔ (یہ مرتب کا مخصوص انداز ہے جو ان کے دیگر اشاریوں میں بھی پایا جاتا ہے)، مثلاً سیّد ابوالحسن علی ندوی کا ایک مضمون ہے: ''آنکھوں کی سوئیاں'' (ستمبر ۱۹۶۶ء) اس عنوان سے کچھ پتا نہیں چلتا کہ مبحث و موضوع کیا ہے؟ اشاریہ ساز نے قلابین میں لکھا ہے: ''مسائل میں گھری ہوئی انسانیت''۔ اس توضیح سے مولانا ندوی کے موضوع کی وضاحت ہوگئی۔ اسی طرح اپریل ۱۹۵۸ء کے شمارے میں ''علمائے دین اور عہدِ حاضر کے تقاضے'' کی توضیح میں اشاریہ ساز نے قلابین میں بتایا ہے کہ یہ ''شیخ عبدہٗ اور جمال الدین آفندی کا مکالمہ'' ہے۔

زیرِنظر اشاریہ کی ترتیب و تدوین کے لیے ناظم ادارہ قاضی جاوید صاحب کی ''نظرِ انتخاب'' قابلِ داد ہے کہ اُنھوں نے یہ اہم ترین کام ''صحیح ترین شخص'' کو سونپا۔ جس نے اپنی خداداد صلاحیت و قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اشاریہ سازی کے میدان میں ایک نیا کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے ادارہ ثقافت اسلامیہ کے لیے ایک علمی خدمت سرانجام دی ہے۔

اشاریہ مجلّہ ثقافت/المعارف پر مجموعی نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فنی مہارت اور سلیقے سے تیار کردہ یہ جامع ترین اشاریہ، دیگر اشاریہ سازوں کے لیے راہ نما ثابت ہوگا۔ یہ اس لیے عرض کیا گیا ہے کہ قریبی عرصے میں راقم کو پاک و ہند میں مرتب شدہ کئی مطبوعہ و غیر مطبوعہ اشاریے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں سے صرف چند ایک عمدہ ہیں، جب کہ زیادہ تر اشاریہ ساز (بہت افسوس ہوا) اس فن کی مبادیات ہی سے واقف نہیں اور جو کچھ اُنھوں نے تیار کیا، اس کی افادیت محلِ نظر ہے۔ بہرحال زیرِنظر اشاریہ ساز نے اس فن میں جو نئی جہات متعارف کروائی ہیں، اُس کو دیگر اشاریہ سازوں کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہیے تا کہ اس فن میں مزید بہتری آسکے۔ اشاریہ ثقافت/المعارف کی اشاعت پر مرتب اور ادارہ ثقافت دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ یہ کام ایک طرح کا صدقۂ جاریہ ہے اور علم و تحقیق کی دُنیا سے وابستہ نہ صرف طلبہ، اساتذہ بلکہ عام محققین بھی اس کارِ خیر پر ان کے ممنون رہیں گے۔

۲۳؍ستمبر ۲۰۱۶

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی
سابق صدر شعبۂ اُردو
اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور